ہو جائے گی۔ یہ بات آپ کے پیش نظر ہونی چاہیے کہ آپ کا ہر اچھا اور برا عمل اور ہر انداز مدارس دینیہ، علماء کرام اور خصوصاً دارالعلوم حقانیہ کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ ہماری پگڑی اس وقت آپ کے سروں پر ہے۔ اب یہ آپ کے عمل پر منحصر ہے کہ اسے آپ آسمان پر پہنچاتے ہیں یا زمین پر پٹختے ہیں۔ اگر خدانخواستہ آپ سے برے افعال و احکام صادر ہونگے تو خلق خدا اور خصوصیت کے ساتھ مخالفین کی انگلیاں آپ کے مشائخ اور اکابر کی طرف ہی اٹھیں گی، ۔ جو کہ یقیناً آپ بھی برداشت نہیں کریں گے''

انتخابات میں مولانا حامد الحق حقانی کی فتح

موجودہ الیکشن میں جہاں ملک بھر سے علماء کرام کو عوام نے زبردست شرف پذیرائی سے بخشا ہے وہیں عوام نے میدان سیاست کے بڑے بڑے جغادری پنڈتوں، فراعنہ وقت اور غرور و تکبر کے مجسموں کو بھی علماء کے مقابلہ میں گرادیا ہے۔ اس سلسلے کی ایک بڑی مثال نوشہرہ حلقہ این اے 6 سے ریٹائرڈ جنرل، سابق وفاقی وزیر داخلہ و گورنر اور پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما اور بے نظیر بھٹو کے معتمد خاص نصیر اللہ خان بابر کی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے جواں سال فرزند اور خارزار سیاست کے نووارد راہی مولانا حامد الحق حقانی کے ہاتھوں عبرت انگیز اور شرمناک شکست ہے۔ مولانا حامد الحق حقانی نے پہلی مرتبہ انتخابی سیاست میں بظاہر ناقابل شکست سیاسی شخصیت کے مقابلہ میں حصہ لیا اور تقریباً چونتیس ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوئے اور اپنے بڑے حریف سے بھی ہزاروں کی ووٹوں کی واضح برتری حاصل کی۔

الحمدللہ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی یہ تاریخی نشست دوبارہ اس خانوادے کے حصہ میں آئی دراصل علاقے کے عوام نے یہ محسوس کرلیا تھا کہ حضرتؒ کی جدائی کے بعد کوئی بھی پارٹی یا جماعت اس سیٹ کا حق ادا نہ کرسکی اور انہوں نے حضرت شیخ الحدیثؒ کی طرح مولانا حامد الحق حقانی کو عظیم اکثریت سے کامیاب کیا۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ ملک بھر میں تقریباً ہر سیٹ پر متحدہ مجلس عمل، مسلم لیگ (ق)، پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین، آفتاب شیرپاؤ گروپ اور اے این پی وغیرہ نے آپس میں ایڈجسٹمنٹ کی تھی لیکن اس سیٹ پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے واضح کردیا تھا کہ ہم کسی بھی لادین سیاسی و علاقائی جماعت سے ایڈجسٹمنٹ نہیں کریں گے چاہے اس کا جو بھی نتیجہ برآمد ہو۔ اسی لئے مولانا حامد الحق حقانی کے مقابلے میں مذکورہ تمام قابل ذکر جماعتوں نے اپنے مضبوط امیدوار مقابلہ میں کھڑے کئے لیکن الحمدللہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، حضرت شیخ الحدیثؒ کی توجہات اور دعاؤں کی بدولت، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی سیاسی بصیرت اور عوام کی پذیرائی کے باعث تمام مخالف جماعتوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔